

رسائل و مسائل

فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا

سوال: فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر اجتماعی دعا مانگنے کا رواج ہو گیا ہے، جب کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ عہد نبویؐ میں اس کا رواج نہیں تھا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں ہے۔ بہ راہ کرم رہ نمائی فرمائیں۔ شریعت کی رو سے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: فرض نمازوں کے بعد دعا کے معاملے میں شدت پسندی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ بعض حضرات ہیں جو اسے غیر مسنون اور غیر شرعی قرار دیتے ہیں، چنانچہ وہ نماز باجماعت سے فارغ ہوتے ہی اس طرح اٹھ جاتے ہیں، گویا تبتی ہوئی زمین پر بیٹھے ہوں۔ دوسری جانب ایسے بھی لوگ ہیں جو اس کا اتنی پابندی سے التزام کرتے ہیں گویا دعا نماز کا جز ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ دعا میں شریک نہیں ہوتا اور پہلے ہی اٹھ جاتا ہے تو اسے ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے نہیں ملتا۔ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے: صحاح، سنن اور مسانید میں درج معروف احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے دعا مانگا کرتے تھے اور اپنے اصحاب کرامؓ کو بھی اسی کی ہدایت اور تعلیم دیتے تھے۔ کسی نے بھی یہ بات نقل نہیں کی ہے کہ آپؐ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپؐ اور سارے مقتدی مل کر اجتماعی دعا مانگتے تھے۔ نہ فجر میں یہ معمول تھا، نہ عصر میں، نہ دیگر نمازوں میں، بلکہ آپؐ کے بارے میں یہ ثابت ہے کہ آپؐ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صحابہ کرامؓ کی طرف رخ کر لیتے اور اللہ کا ذکر کرتے اور صحابہ کرامؓ کو بھی اس کی تلقین

کرتے۔ (مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، طبع سعودی عرب، ۲۲/۴۹۲) جہاں تک انفرادی دعا کا معاملہ ہے، اس کا ثبوت ملتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا: کس موقع کی دعا بارگاہ الہی میں زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ آپ نے جواب دیا:

بِقَوْلِ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَفِي الصَّلَاةِ الْخَاصِرِ (ترمذی: ۳۴۹۹)

رات کے آخری پہر اور شیخ وقتہ نمازوں کے بعد مانگی جانے والی دعا۔ خود آپ کے جو معمولات منقول ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ فرض نمازوں کے بعد کبھی جلد اٹھ جاتے تھے اور کبھی کچھ دیر بیٹھ کر ذکر و دعا میں مشغول رہتے تھے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر فرض نمازوں کے بعد کی دعا کو نماز کا جز نہ سمجھا جائے اور امام کی دعا میں مقتدی بھی شریک ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسے بدعت قرار دینا اور ترک کر دینے پر زور دینا درست نہیں معلوم ہوتا۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے لکھا ہے: اس میں شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ طریقہ رائج نہ تھا جو اب رائج ہے کہ نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدی سب مل کر دعا مانگتے ہیں۔ اس بنا پر بعض علما نے اس طریقے کو بدعت ٹھہرایا ہے، لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اگر اس کو لازم نہ سمجھ لیا جائے اور اگر نہ کرنے والے کو ملامت نہ کی جائے اور اگر کبھی کبھی قصداً اس کو ترک بھی کر دیا جائے، تو پھر اسے بدعت قرار دینے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ خدا سے دعا مانگنا بہ جائے خود تو کسی حال میں برافعل نہیں ہو سکتا۔ (رسائل و مسائل، جلد اول، ص ۱۳۹)

ایک صاحب نے ایک تفصیلی مقالہ تحریر کیا، جس میں اس موضوع پر مختلف پہلوؤں سے بحث کرنے کے بعد اجتماعی دعا بعد نماز کو بدعت قرار دیا۔ مولانا سید احمد عروج قادری نے اس مقالے کو ماہ نامہ زندگی رام پور میں شائع تو کر دیا، مگر ساتھ ہی اس پر یہ نوٹ بھی لگایا: میں اپنے مطالعے کی روشنی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس عمل کو بدعت قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ اگر اس اجتماعی دعا کو فرض نمازوں کا جز نہ سمجھا جائے تو اس کے بدعت ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل فرض نمازوں کے بعد مختلف اوقات اور مختلف حالات میں مختلف رہا ہے۔ فرض نمازوں کے بعد

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکار، استغفار اور دعاؤں کے جو کلمات ارشاد فرمائے ہیں ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک مقالہ تیار ہو جائے۔ کبھی آپ فرض نمازوں کے بعد اپنی جگہ سے فوراً ہٹ جاتے، کبھی اذکار اور دعاؤں کے اچھے خاصے طویل کلمات ارشاد فرماتے، اس کے بعد اپنی جگہ سے ہٹتے۔ کبھی نماز سے فارغ ہو کر صحابہ کرامؓ کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاتے۔ بیٹھ کر آپ کیا کچھ کرتے یا کہتے تھے، اس کی تمام تفصیلات احادیث میں نہیں ہیں۔ اگر ان تمام چیزوں کو ایک اصل مان کر امام اور مقتدی دونوں مل کر اجتماعی دعا کر لیں تو اس عمل کو بدعت قرار دینا صحیح نہیں معلوم ہوتا۔

(ماہ نامہ زندگی، رام پور، جلد ۶، شماره ۶، رجب ۱۳۹۸ھ، جون ۱۹۷۸ء، ص ۴۹)

صاحب مقالہ نے اس موضوع پر بھی تفصیل سے بحث کی تھی کہ جن احادیث میں **فصل** کا ذکر آیا ہے اس سے مراد نماز کا آخری حصہ (سلام پھیرنے سے پہلے) ہے، نہ کہ نماز کے بعد۔ اس کا رد کرتے ہوئے مولانا عروج قادریؒ نے لکھا ہے: **فصل** اور **دبر** ایک دوسرے کی ضد اور نفیض ہیں۔ جس طرح قبل کے اصل معنی مقدم (آگے) کے ہیں، اسی طرح **دبر** کے اصل معنی موخر (پچھے) کے ہیں۔ اس معنی کے لحاظ سے جسم کے آگے کے حصے کو **قبل** اور پچھے کے حصے کو **دبر** کہتے ہیں اور اسی لحاظ سے اس لفظ کے معنی آخر اور بعد دونوں صحیح ہیں۔ **مدبر** اس غلام کو کہتے ہیں جس کو اس کے آقا نے اپنی موت کے بعد آزاد کر دیا ہو۔ قرآن کریم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی اس لفظ کو بعد کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

سورہ ق میں ہے: **وَأَفْبَاهُ السُّجُودِ** (۴۰:۵۰)۔ اس کا ترجمہ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے یہ کیا ہے: ”اور فرض نمازوں کے بعد بھی“۔ **فصل** **الصلوٰۃ** کے الفاظ بہت سی حدیثوں میں آئے ہیں۔ ان میں سے بعض احادیث میں وضاحت اور صراحت کے ساتھ **دبر** کے معنی بعد کے ہیں۔ مثلاً بعض احادیث میں **فصل** **الصلوٰۃ** مخصوص تعداد میں تسبیحات پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے، فرض نمازوں کے سجدے میں یا تشہد و درود کے بعد نماز کے اندر ان تسبیحات کو گن کر پڑھنے کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ تمام محدثین ان کو فرض نمازوں کے بعد ہی کا ذکر قرار دیتے ہیں۔ بعض محدثین نے اس طرح کی احادیث پر تراجم یا عنوانات مقرر کر کے واضح کر دیا ہے کہ **فصل** **الصلوٰۃ** کے معنی بعد نماز کے ہیں، نہ کہ نماز کے آخر میں۔ امام نسائی نے اس طرح کے

متعدد عنوانات قائم کیے ہیں، مثلاً ان کا ایک عنوان ہے: **التَهْلِيلُ وَالذِّكْرُ بِعَبِّ النَّسَائِيِّ** کے تحت جو حدیث انہوں نے نقل کی ہے اس میں **صَبْرُ الصَّلَاةِ** استعمال ہوا ہے۔ امام بخاری نے بھی کتاب الدعوات میں **الدُّعَاءُ بِعَبِّ الصَّلَاةِ** باندھا ہے اور اس میں **صَبْرُ كُلِّ صَلَاةٍ** والی حدیث نقل کی ہے۔ (ایضاً، ص ۴۹-۵۰)

مولانا سید احمد عروج قادریؒ نے مزید لکھا ہے: اس سے آگے کی ایک اور بات یہ کہی جاسکتی ہے کہ احادیث نبویؐ میں نماز کے اندر کی دعاؤں اور اذکار کے لیے **فِي صَلَاتِهِ**، **فِي سَجُودِهِ**، **فِي السُّجُودِ**، **فِي صَلَاتِي** یا **بِعَبِّ التَّشَهُُّمِ** کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اور نماز کے بعد کی دعاؤں اور اذکار کے لیے **صَبْرُ الصَّلَاةِ**، **فِي صَبْرِ الصَّلَاةِ**، **حِينَ يَنْصَرِفُ**، **اِذَا سَلَّمَ**، **حِينَ يَرْفَعُ مِنَ الصَّلَاةِ** یا **اِثْرَ الصَّلَاةِ** کے الفاظ لائے گئے ہیں۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ **صَبْرُ الصَّلَاةِ** یا **فِي صَبْرِ الصَّلَاةِ** کا ترجمہ نماز کے بعد ہی صحیح ہے۔ (ایضاً، ص ۵۲)۔ (ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)